قرآنی بیان

توبہ تمہارے لئے بہتر ہے

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

31-October-2024

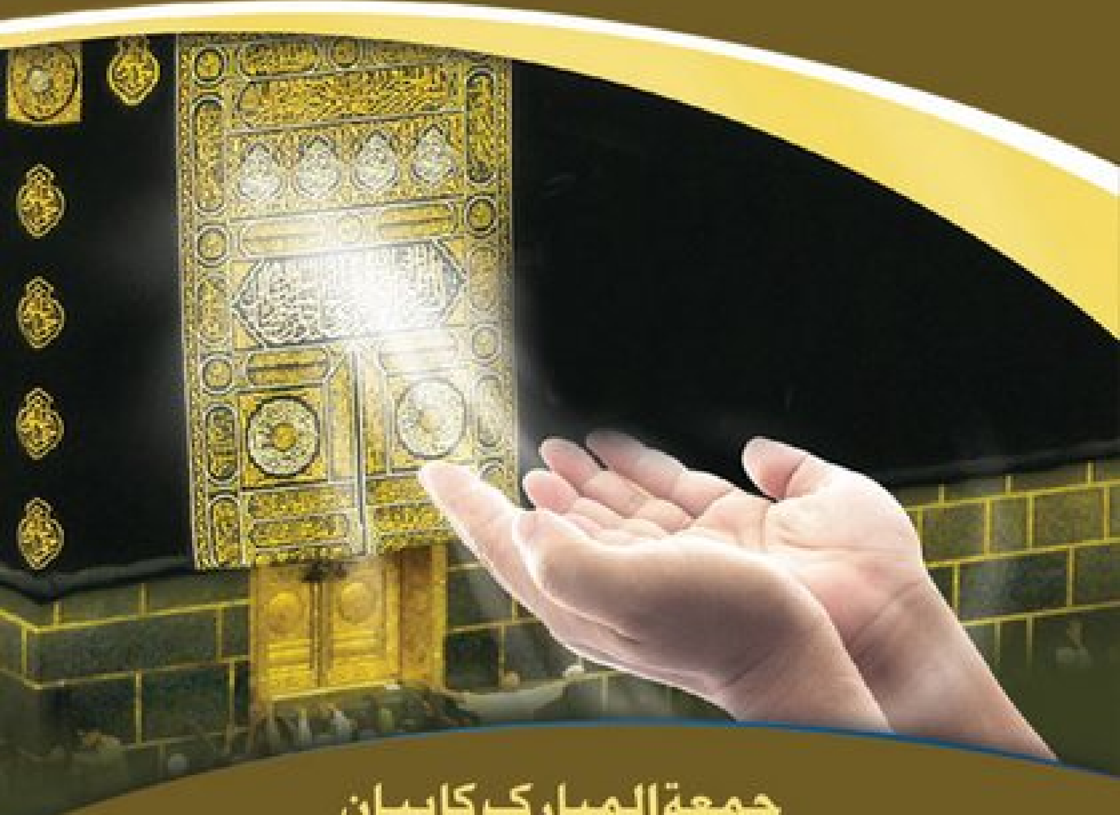

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
یکم نومبر، 2024ء (28 ربیع الآخر، 1446ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

توبہ تمہارے لئے بہتر ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..مٹی سونا بن گئی...!! (واقعہ)
- ..توبہ میں تاخیر کی وُجُوہات
- ..تَوبَہ عِبَادت ہے
- ..کیا عزّت دوبارہ نہیں ملتی...؟

پیشکش
اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَة
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قسط:2، صفحہ:5، حدیثِ پاک نمبر:5 ہے:

اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ وَسْطِ الدُّعَاءِ وَفِیْ اَوَّلِہٖ وَفِیْ آخِرِہٖ

ترجمہ: مجھے دُعا کے درمیان، شروع اور آخر میں رکھو۔[1]

شرح: یعنی تم مجھ پر اپنی دُعا کے شروع میں، درمیان اور آخر میں درود بھیجو۔

بالیقیں سب سے افضل و اعلیٰ ذکرِ شاہِ اُمَم درود و سلام
وہ دُعا مُستجاب ہوتی ہے جس میں ہوتا ہے ضَم درود و سلام
طاعتیں سب اُسی سے ہیں مقبول طاعتوں میں اَتَم درود و سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰی بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۵۴ (پارہ:1، البقرۃ:54)

[1] ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، جلد:2، صفحہ:141، حدیث:3122۔

صَدَقَ اللهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو (یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو، یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا تھا کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوہِ طُور پر بُلایا، آپ کو تورات شریف عطا فرمائی، اِس دوران پیچھے سے بنی اسرائیل نے ایک بچھڑا بنا لیا اور اُس کی پُوجا میں مَشْغُول ہو گئے۔ اب جب بنی اسرائیل نے یہ بہت بڑا گُنَاہ کیا تو اُن پر کرم نوازی یہ ہوئی کہ ان پر عذاب نہیں اُترا بلکہ توبہ کی توفیق بخش دی گئی۔ ان کی یہ توبہ کیسے قبول ہوئی؟ اِس توبہ کے تقاضے کس طرح پُورے کئے گئے؟ اس بات کا بیان اس آیتِ کریمہ میں ہے، جو آج ہمارا موضوع ہے، یہ سورۂ بقرہ کی آیت: 54 ہے، آج ہم اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! اِس آیتِ کریمہ کی وضاحت اور اِس سے ملنے والے سبق سیکھنے کی سعادت حاصِل کریں گے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ (پارہ:1، البقرۃ:54) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور یاد کرو جب

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ وہ واقعہ یاد کیجئے! اور اپنے زمانے کے

بنی اسرائیل کو یاد دِلایئے! کون سا واقعہ؟

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ (پارہ:1،البقرۃ:54)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

یعنی وہ واقعہ کہ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ اس جگہ قوم سے مُراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں، جنہوں نے بچھڑے کی پُوجا کی تھی، جو اس شرک سے محفُوظ رہے تھے، وہ مراد نہیں ہیں۔ (1) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں کیا فرمایا؟

يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾

(پارہ:1،البقرۃ:54)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اے میری قوم! تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظُلم کیا لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو (یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو، یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

یعنی اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پُوجا کر کے بہت بڑا شرک کیا ہے، اب تم اپنے اِس گُناہ سے توبہ کرو! اس توبہ کا طریقہ یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پُوجا نہیں کی تھی، وہ بچھڑا پوجنے والوں کو قتل کریں گے، یہ قتل ہونا تمہاری بخشش کا ذریعہ بنے گا، اس کے نتیجے میں تم آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ گے۔ اے میری قوم! یہ کام کرلو! یہ اللہ پاک کے ہاں تمہارے لئے بہتر ہے، اس کی بَرَکت سے اللہ پاک تمہاری تَوبہ قُبُول فرمائے گا، بیشک اللہ پاک بخشنے والا، مہربان ہے۔

(1)... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:54، جلد:1، صفحہ:326، حدیث:938 خلاصۃً۔

روایات میں ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ بات مان لی، یُوں صبح سے شام تک 70 ہزار اسرائیلی قتل کئے گئے۔ تب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السَّلَام نے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہِ حق میں ان کی معافی کی التجاء کی۔ اس پر وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے وہ شہید ہوئے اور باقی بخش دیئے گئے، قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔[1]

آیتِ کریمہ سے ملنے والے سبق

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے ہمیں چند سبق سیکھنے کو ملے۔

(1): تَوبَہ تمہارے لئے بہتر ہے

اس آیت میں ارشاد ہوا:

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْؕ (پارہ:1، البقرۃ:54)	تَرْجَمَۂ کنزُالعِرفان: یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے۔

پتا چلا؛ گُناہ چھوڑنا، اللہ پاک کے حُضُور تَوبَہ کرنا ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اس کی برکت سے دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔

توبہ کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ (پارہ:2، البقرۃ:222)	تَرْجَمَۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبّت فرماتا ہے۔

پتا چلا؛ جو بندہ کثرت سے توبہ کیا کرتا ہے، اللہ پاک اسے اپنا مَحْبُوب بنالیتا ہے۔

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:54، جلد:1، صفحہ:326، حدیث:938-940 ملتقطاً۔

اللّٰہُ اکبر! دیکھئے! یہ کتنی اُونچی شان ہے، اللہ پاک کا مَحْبُوب یعنی پیارا بن جانا کوئی آسان بات تو نہیں ہے، یہ کوئی معمولی رُتبہ تو نہیں ہے، اللہ پاک تمام جہانوں کا رَبّ ہے، سب جہانوں کا خالِق ہے، جو اس مالِکِ کریم کا پیارا ہو جائے، اس کے پاس کمی ہی کس چیز کی رہ جائے گی...؟ صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: مَنْ لَہُ الْمَوْلیٰ فَلَہُ الْکُلّ جو اللہ پاک کا ہو جائے، سب کچھ اُسی کا ہو جاتا ہے۔[1]

پتا چلا؛ تَوبہ وہ عظیم نعمت ہے کہ جو بندہ توبہ کرتا ہے، وہ اللہ پاک کا مَحْبُوب ہو جاتا ہے اور جو اللہ پاک کا مَحْبُوب ہو جائے، اُسے یہ رُتبہ ملتا ہے کہ سب کچھ اُسی کا ہو جاتا ہے، نہ اُسے دُنیا میں کچھ کمی رہتی ہے، نہ آخرت کا کوئی خطرہ رہ جاتا ہے۔

مَت گُناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو | بُھول مَت یہ حقیقت کہ ہے خَاک تُو
تَھام لے دَامَنِ شاہِ لَوْلَاک تُو | سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تُو[2]

مٹی سونا بن گئی...!!

حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ توبہ سے پہلے ڈاکو تھے، جب آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے توبہ کر لی تو جن کے جانی مالی حقوق آپ پر آتے تھے، اُن سے مُعَافِی تلافی کی۔ اِسی سلسلے میں ایک غیر مُسلِم سے بھی اپنا حق مُعَاف کروانے گئے۔ وہ بولا: اے فضیل! میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک آپ میرا مال نہیں لوٹاؤ گے، میں آپ کو مُعَاف نہیں کروں گا، آپ یُوں کیجئے! اندر کمرے میں جائیے! فُلاں جگہ پیسوں کی تھیلی رکھی ہے، وہ لا کر مجھے دے دیجئے! یُوں میری قسم پُوری ہو جائے گی، پھر میں آپ کو مُعَاف کر دوں گا۔ حضرت

1 ...سبع سنابل، سنبلۂ سوم در ترک و قناعت و توکل و تبتل، صفحہ: 92۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 656 ملتقطًا۔

فضیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اندر گئے، پیسوں کی تھیلی اُٹھائی، باہَر آئے، اس غیر مسلم کو دی۔ اس نے تھیلی کھولی، دیکھا اس میں سونا ہے۔ وہ دیکھتے ہی بولا: اے فضیل! اب مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجئے! آپ نے پہلے تو اسے کلمہ پڑھایا، پھر پوچھا: یہ اچانک مسلمان ہونے کا خیال تمہیں کیسے آگیا؟ وہ غیر مسلم بولا: میں نے اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھا تھا کہ مسلمان جب سچّی توبہ کرلیتا ہے تو اللہ پاک اُسے یہ مقام بخشتا ہے کہ وہ مٹی کو ہاتھ لگائے تو سونا بن جاتی ہے۔ جب مجھے آپ کی توبہ کا عِلْم ہوا تو میں نے آزمائش کی، یہ جو تھیلی آپ اُٹھا کر لائے ہیں، اس میں سونے کے سِکّے نہیں بلکہ مٹّی تھی، جو آپ کا ہاتھ لگنے کی بَرَکت سے سونا بن گئی ہے۔ (1)

جو بھی دنیا سے آقا کا غم لے گیا | وہ تو بازی خدا کی قسم لے گیا
ساتھ میں مصطفٰے کا کرم لے گیا | خُلد کی وہ سند لاجَرَم لے گیا (2)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے سچّی توبہ کی بَرَکت...!! حقیقت میں مٹی کا سونا بن جانا، یہ تو حضرت فضیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک کرامت ہے، خیر! جو سچّی توبہ کرتا ہے، اللہ پاک اسے دُنیا اور آخرت میں بڑا مقام عطا فرما دیتا ہے۔

وِلایَت کا اُونچا رُتبہ مل گیا

بنی اسرائیل کے ایک شخص سے کوئی گُناہ ہو گیا۔ وہ بے حد شرمندہ ہوا اَوْر بے قرار ہو کر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ کسی طرح اُس کا گناہ مُعاف ہو جائے اور اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے۔ اللہ پاک کی بارگاہِ رحمت میں اُس کی بیقراری اور شرمندگی قبُول ہو

1...تذکرۃ الاولیاء، ذکر فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ، صفحہ:79-80۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:656۔

گئی اور اللہ پاک نے اُس کو ولایت کے اعلیٰ ترین رُتبے صِدِّیْقِیّت سے نواز دیا۔[1]

توبہ کرنے والے کا بڑا مقام ہے

حدیثِ پاک میں ہے: پچھلی اُمتوں میں ایک قصّاب تھا۔ وہ اپنے پڑوسی کی لونڈی پر عاشِق تھا۔ ایک دن وہ لونڈی کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جارہی تھی، قصّاب نے موقع غنیمت جان کر اُس کا پیچھا کیا اور کچھ دُور جاکر اُسے پالیا۔ لونڈی نے کہا کہ اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے ربِّ کریم سے ڈرتی ہوں۔ جب اُس قصّاب نے یہ سنا تو بولا: جب تُو اللہ پاک سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟ یہ کہہ کر اُس نے توبہ کرلی اور وہاں سے پلٹ آیا۔ راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آگیا۔ اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جو کہ اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے قاصد تھے۔ اُس قاصِد نے پوچھا، اے جوان! کیا حال ہے؟ قصّاب نے جواب دیا: پیاس سے نڈھال ہوں۔ قاصِد نے فرمایا: آؤ ہم دونوں مل کر اللہ پاک سے دعا کریں تاکہ اللہ پاک بادل کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔ نوجوان نے کہا: میں نے تو اللہ پاک کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی، میں کس طرح دعا کروں؟ آپ دُعا کیجئے! میں آمین کہوں گا۔ اس شخص نے دُعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا دونوں کے سروں پر سایہ کرنے لگا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جُدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آگیا اور قاصِد دھوپ میں ہوگئے۔ قاصِد نے فرمایا: اے جوان! تُو نے تو کہا تھا کہ تُو نے اللہ پاک کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ کئے

---

1 ...کتابُ التوابین، توبۃ رجلین من بنی اسرائیل، صفحہ: 81 مفصلاً۔

ہوئے ہے؟تُو مجھے اپنا حال سنا۔ نوجوان نے کہا: اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا کی بات سُن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔ قاصد نے فرمایا: تو نے سچ کہا، اللہ پاک کے حُضُور جو مرتبہ و مقام توبہ کرنے والے کا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہے۔(1)

تَوبہ کے چند فائدے

پتا چلا؛ تَوبہ کرنے والا بہت اُونچے دَرَجے والا ہوتا ہے ❁ جو تَوبہ کرتا ہے، اسے کامیابی ملتی ہے ❁ جو تَوبہ کرتا ہے، اللہ پاک اسے اپنا مَحْبُوب بنا لیتا ہے ❁ اس پر رحمت برستی ہے ❁ اس کے گُناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں ❁ روزِ قیامت اُسے جنّت عطا کی جائے گی ❁ جہنّم سے چھٹکارا نصیب ہو گا ❁ اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم! دُنیا بھی سَنْوَر جائے گی اور آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔

توبہ میں تاخیر کی وُجُوہات

افسوس! ❁ ہم لوگ غفلت میں رہتے ہیں ❁ گُناہ کر کر کے دِل ایسا بیمار ہوا ہے، گُناہوں کی لَت ایسی پڑی ہے کہ دِل تَوبہ کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں ہے ❁ لمبی اُمِّیدیں ہیں، یُوں سوچ بنی رہتی ہے کہ گویا ہمیشہ اسی دُنیا میں رہنا ہے، موت تَو آنی ہی نہیں ہے ❁ **اللہ پاک رحمٰن ہے، بخش ہی دے گا** یہ کہہ کر دِل کو جھوٹی تسلی دے لیتے ہیں، اس کے عذاب سے ڈرتے نہیں ہیں ❁ بُرے دوستوں کی صحبت نیکی کی طرف آنے نہیں دیتی ❁ کبھی گھر والوں سے شرماتے ہیں ❁ کبھی دُنیا سے شرماتے ہیں ❁ ہائے! میں نے تَوبہ کر لی تو لوگ کیا کہیں گے؟ ایسی باتیں سوچ کر ہم تَوبہ جیسی عظیم نعمت سے مَحْرُوم رہ جاتے ہیں

---

1 ...کتاب التوابین، توبۃ القصاب، صفحہ:76۔

❁بلکہ سچّی بات تو یہ ہے کہ ہم خُود کو گنہگار سمجھتے ہی کب ہیں...!! خُود کو گنہگار سمجھ لیں تو شرمندگی خُود ہی ہو جاتی ہے، شرمندگی ہو گئی تو **تَوبہ** کی طرف مَیلان بھی ہو جاتا ہے مگر افسوس! نفس و شیطان ہمیں دھوکے میں ڈال کر رکھتے ہیں ❁نمازیں قضا ہوتی ہیں ❁جماعت میں تو کبھی کبھی ہی شامِل ہوتے ہیں ❁روز پتا نہیں کتنوں کی دِل آزاریاں کر بیٹھتے ہیں ❁ہمارا موبائِل ہمیں دھوکے میں ڈالے رکھتا ہے ❁نہ جانے کیسے کیسے گُناہ اس موبائِل اور سوشل میڈیا کی وجہ سے ہوتے رہتے ہیں ❁جھوٹ نَوکِ زبان پر رہتا ہے، بات بات پر جُھوٹ بولے جاتے ہیں ❁غیبت، چُغلی کی تو ایسی عادَت ہوتی ہے کہ بس زبان کھلنے کی دَیر ہوتی ہے، گندی باتوں، غیبتوں اور چغلیوں کی بھرمار شروع ہو جاتی ہے، غرض کہ سَر سے پیر تک گُناہوں میں لتھڑے رہتے ہیں، اس کے باوُجُود اپنے آپ کو گنہگار سمجھنا گوارا نہیں کرتے، نفس دھوکے میں ڈالے رکھتا ہے، بس اندر ہی اندر یہ ذہن بنا تا رہتا ہے کہ ہم سے بڑھ کر تو نیک کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ جب خُود کو گنہگار سمجھنا نہیں ہے تو ظاہِر ہے **تَوبہ** کا ذِہن بننا ہی نہیں ہے، جب ذہن نہیں بنے گا تو **تَوبہ** کر نہیں سکیں گے۔ یُوں ہم اتنی بڑی نیکی سے مَحرُوم رہ جاتے ہیں۔

کاش! ہمیں توفیق مِل جائے۔ کاش! ہم خُود کو گنہگار سمجھنے والے، تَوبہ کرنے والے بن جائیں۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

گنہگار کی بخشش ہو گئی

روایت ہے: بنی اسرائیل میں 2 شخص تھے، ایک بہت عبادت گزار تھا، دوسرا بہت ہی گنہگار تھا۔ لوگ عبادت گزار کو عَابِدُ بَنِیْ اِسْرَائِیْل (یعنی بنی اسرائیل کا عبادت گزار) کہتے تھے

اور جو گنہگار تھا، اسے خَلِیعُ بَنِیْ اِسْرَائِیْل (یعنی بنی اسرائیل کا آوارہ و بے حیا شخص) کہہ کر پُکارا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ گنہگار اس عبادت گزار کے قریب سے گزرا، دیکھا کہ بادَل نے عبادت گزار کے سر پر سایہ کر رکھا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر گنہگار نے سوچا: میں انتہائی گنہگار...!! یہ اتنے بڑے عبادت گزار! اگر میں ان کے پاس بیٹھ جاؤں تو کیا خبر! اسی کی بَرَکت سے اللہ پاک مجھ پر رحم فرمادے۔ یہ سوچ کر وہ گنہگار شخص اس عبادت گزار کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔

اُدھر وہ عِبَادت گزار (جو شاید شیطانی چالوں اور باطنی بیماریوں کا عِلْم نہیں رکھتا تھا)، اس نے منفی سوچا اور دِل ہی دِل میں کہا: کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے...!! یہ سوچ کر اس نے بڑی حقارت سے اس گنہگار کو اپنے پاس سے اُٹھا دیا۔ اس پر اللہ پاک نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی اور فرمایا: ان دونوں سے فرمایئے کہ اپنے اَعْمال نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حُسْنِ ظَنّ یعنی اچھی اور مثبت سوچ کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے اَعْمال ضائع کر دیئے! ایک روایت میں ہے کہ وہ بادَل جو عبادت گزار کے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا، اسی وقت عبادت گزار سے ہٹ کر گنہگار کے سَر پر آگیا۔ (1)

اِلٰہی میں تیری عطا مانگتا ہوں | کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
اِلٰہی نہیں چاہئے تختِ شاہی | فقط تیری رحمت خُدا! مانگتا ہوں
بچانا بُرے خاتمے سے بچانا | میں ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان ذم الکبر، صفحہ: 305۔
(2)...وسائل فردوس، صفحہ: 1-3 ملتقطا۔

تَوبہ کرنے والے مؤمِن کی مِثَال

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام اپنے حواریوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، ایک بہت خوبصُورت، حسین و جمیل پرندہ وہاں آیا اور آپ کے سامنے زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا، اُس نے اپنے آپ کو زمین پر اتنا رگڑا کہ اس کی کھال اُتر گئی، اب وہ سرخ گنجا اور انتہائی بد صُورت دکھائی دینے لگا، پھر وہ کیچڑ میں گیا، وہاں لوٹ پوٹ ہوا، جس سے وہ اور بھی بد صُورت ہو گیا، اس کے بعد وہ بہتے پانی میں گیا، وہاں نہایا تو اس کا پہلے جیسا حُسْن لوٹ آیا، جسم سے کیچڑ بھی اُتر گیا، کھال بھی نئ آگئی، بالکل پہلے جیسا ہو گیا۔ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نے یہ دیکھ کر اپنے حواریوں سے فرمایا: یہ پرندہ تمہاری طرف نشانی بنا کر بھیجا گیا ہے، یہ مؤمِن کی مِثَال ہے، بندۂ مؤمِن گُناہ کرتا ہے، اپنے آپ کو بد صُورت اور گندا کر لیتا ہے، پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو گُنَاہوں کی سیاہی اس سے دُور ہو جاتی ہے اور وہ پہلے جیسا حسین و جمیل ہو جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ توبہ کی بَرَکت ہے، ہم نے صِرف اِحْسَاس کرنا ہے، تنہائی میں بیٹھ کر سوچنا ہے: ❁ میں دُنیا میں آیا کس لئے تھا اور کر کیا رہا ہوں؟ ❁ میرے دِن رات کن کاموں میں گزر رہے ہیں؟ ❁ میری یہ آنکھیں قرآنِ کریم کو دیکھنے کے لئے تھیں، میں ان سے کیا دیکھتا ہوں؟ ❁ میری زبان ذِکْرُ اللہ کرنے کے لئے تھی، میں اس سے کیا کیا بولتا ہوں؟ ❁ میرے کان تِلاوت، نعت، نیک باتیں سُننے کے لئے تھے، میں اِن سے کیا سُنتا ہوں؟ آہ! وقت قریب ہے، مَلَكُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، میرے جسم سے

[1] ...حلیۃ الاولیاء، رقم:228، شہر بن حوشب، جلد:6، صفحہ:60، رقم:7784۔

رُوح کھینچ کر نِکال لی جائے گی، پھر مجھے اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، آہ! مجھے اپنے رَبِّ کریم کے حُضُور حاضِر ہونا ہے، بس یہ اِحْسَاس، ندامت، شرمندگی، سچّے دِل سے توبہ...! یہ زندگی کی ساری اُلجھنوں کا حل ہے۔

تَوبہ عِبَادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی یاد رکھئے! کہ **تَوبہ** ایک مستقل عِبَادت ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ گُناہ ہو گا، تبھی **تَوبہ** کی جائے گی، نہیں...!! بلکہ **تَوبہ** خُود ایک عِبَادت ہے، گُناہ ہو یا نہ ہو، اللہ کرے نہ ہی ہو، اس کے باوُجود **تَوبہ** کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ (پارہ:18، النور:31)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس اُمّید پر کہ تم فلاح پاؤ

دیکھئے! اس آیت میں سب کو **تَوبہ** کا حکم دیا گیا ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ **احیاء العلوم** میں فرماتے ہیں: اس آیت سے ثابت ہوا کہ تَوبہ ہر حال میں لازِم ہے۔[1] یہ ضروری نہیں کہ گُناہ ہو گا، تبھی **تَوبہ** کریں گے بلکہ اس کے عِلاوہ بھی **تَوبہ** کرتے رہنا چاہئے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** رسولوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے لوگو! **تَوبہ** کرو! بے شک میں بھی دِن میں 100 مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔[2]

دیکھئے! پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَعْصُوم ہیں، آپ سے گُناہ ہو سکتے ہی نہیں ہے، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دِن میں 100 مرتبہ تَوبہ کیا کرتے تھے، پتا چلا: جیسے نماز، روزہ وغیرہ مستقل عِبَادات ہیں، یونہی تَوبہ و اِسْتِغْفَار بھی مستقل

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب التوبۃ، الرکن الاول، بیان ان وجوب التوبۃ...الخ، جلد:4، صفحہ:11 خلاصۃً۔
2 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار...الخ، صفحہ:1040، حدیث:2702۔

عبادات ہیں۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ گُناہ نہ ہو، پھر بھی تَوبہ کرتے رہا کریں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں سچّی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سَر پچھاڑو گے پَر کچھ نہ کر پاؤ گے
بے حد اپنے گُناھوں پہ پچھتاؤ گے
بال جھڑ جائیں گے، کھال اُدھڑ جائیگی
کیڑے پڑ جائیں گے، نَعش سڑ جائیگی
مَت گُناھوں پہ ہو بھائی! بے باک تُو
بُھول مَت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لَوْلَاک تُو
سچّی تَوبَہ سے ہو جائے گا پاک تُو (2)

کیا عزّت دوبارہ نہیں ملتی...؟

پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر کہا جاتا ہے: عزّت دوبارہ نہیں ملتی۔ ہو سکتا ہے محاورةً کسی حد تک یہ بات دُرُست بھی ہو، البتہ اللہ پاک کی کرم نوازیوں کو دیکھا جائے، بزرگانِ دِین کے حالاتِ زندگی پڑھے جائیں تو پتا چلتا ہے کہ اگر آدمی راستہ درست اختیار کرے تو گئی ہوئی عزّت بھی دوبارہ مِل جاتی ہے۔ **ایک خُوبصُورت واقعہ سنیئے!** حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہوئے ہیں، بصرہ شہر کے رہنے والے تھے، توبہ کرنے سے پہلے آپ بہت امیر تھے اور لوگوں کو سُود پر قرضے دیا کرتے تھے، حال ایسا تھا کہ جب کسی مقروض سے قرضے کی رقم واپس لینے جاتے اور وہ نہ دے پاتا تو اس سے اپنا وقت ضائع ہونے کا جُرمانہ بھی وُصُول کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ کسی مقروض کے ہاں پہنچے، دروازے پر دستک دی، وہ مقروض خود تو گھر پر موجود نہیں تھا، البتہ اس کی بیوی نے کہا کہ میرا شوہر تو گھر پر

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:353 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:656 ملتقطًا۔

نہیں ہے، نہ ہی میرے پاس رقم ہے جو آپ کو دے دوں، البتہ آج ہم نے بکری ذَبح کی تھی، اس کا سارا گوشت ختم ہو چکا ہے، سَر باقی ہے، وہ لینا چاہیں تو لے لیں، حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے بکری کا سَر لیا اور گھر آ گئے، زوجہ کو کہا: اسے پکاؤ! زوجہ بولی: گھر میں نہ لکڑیاں ہیں، نہ دوسرا راشن، چنانچہ آپ لکڑیاں وغیرہ بھی مقروضوں کے ہی گھر سے لے آئے، زوجہ نے ہانڈی بنائی، ابھی کھانا تیار بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک بھکاری آ گیا، حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اسے بھی باتیں سُنا کر نکال دیا، کھانا تیار ہو چکا تھا، آپ کھانے کے لئے بیٹھے مگر جیسے ہی زوجہ نے ہانڈی کھولی تو اس میں بکری کے سر کی جگہ خون ہی خون بھرا تھا، زوجہ نے پُکار کر کہا: دیکھو تمہاری کنجوسی کا نتیجہ...!! ہانڈی خون سے بھری پڑی ہے۔

ہانڈی کا یُوں خُون میں تبدیل ہو جانا گویا قُدرت کی ایک تنبیہ تھی، جسے حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے سنجیدہ لیا اور فوراً ہی سارے گُناہ چھوڑنے کا پکّا ارادہ کر لیا، اب حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ گھر سے باہَر نکلے، گلی سے گزر رہے تھے کہ وہاں کھیلتے ہوئے بچے ایک دوسرے سے بولے: دُور ہو جاؤ! حبیب سُود خور آ رہا ہے، کہیں ایسا نہ ہو اس کے قدموں کی دُھول ہم پر پڑے اور ہم بھی بد بخت ہو جائیں۔

یہ دوسری چوٹ تھی، اب تو حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا دِل بالکل پگھل گیا، آپ فوراً حضرت امام حسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور سارے گُناہوں سے سچی توبہ کر لی۔

توبہ کے بعد آپ گھر واپس آ رہے تھے کہ دیکھا، وہی بچے گلی میں کھیل رہے تھے، اب اُن بچوں نے آپ کو دیکھا تو ایک دوسرے سے بولے: اب حبیب توبہ کر کے آ رہے

ہیں، دور ہو جاؤ، اگر ہمارے قدموں کی دُھول ان پر پڑ گئی تو ہم گنہگار ہوں گے۔

حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے بچوں کی یہ بات سُنی تو تڑپ گئے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کیا: واہ مالِک! تیری قُدرت بھی عجیب ہے، آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تُو نے میری نیک نامی کا اِعلان بھی کروا دیا۔

اس کے بعد حضرت حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے سب کے حُقُوق ادا کئے، جن سے سُودی لَین دَین تھا، سب ختم کیا اور اللہ پاک کی عِبادت میں مَصرُوف ہو گئے۔[1]

مَحبت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مِری زِندگانی | کرم ہو کرم یَاخدا! یاالٰہی![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پتا چلا: عزّت دوبارہ مل جاتی ہے، شرط یہ ہے کہ آدمی رستہ دُرُست اختیار کرے۔ اَوْلیائے کرام کی سیرت پڑھ کر دیکھئے! ہزاروں اَوْلیائے کرام ہیں جو توبہ سے پہلے گناہوں میں مَشْغُول تھے، معاشرے میں انہیں بُری نظروں سے دیکھا جاتا تھا، لوگ اُن سے نفرت کیا کرتے تھے مگر جیسے ہی انہوں نے **تَوبہ** کی، نیک رستے کے مُسَافِر بنے، عِبَادت و رِیاضت میں مَصرُوف ہوئے تو وہی لوگ جو پہلے نفرت کرتے تھے، ان کی استعمالی چیزوں تک سے برکت لینے لگے۔ خیر! ہمیں چاہئے کہ ہم **تَوبہ** کی طرف بڑھیں۔ روزانہ بِلاناغہ **تَوبہ** کیا کریں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے آج کے دَور میں صحیح اسلامی زندگی گزارنے کا جو نسخہ ہمیں دیا ہے، یعنی **رسالہ نیک اَعْمال...!!** اسلامی بھائیوں کے لئے 72

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ذکر حبیب عجمی رَحمۃُ اللہِ علیہ، صفحہ:56و57 خلاصۃً۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:105 ملتقطاً۔

نیک اعمال ❁ اسلامی بہنوں کے لئے 63 ❁ چھوٹے بچوں کے لئے 41 ❁ جامعۃ المدینۃ کے طلبائے کرام کے لئے 92 ❁ طالبات کے لئے 83 اور ❁ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں وغیرہ) کے لئے 27 نیک اَعْمال کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے مل جاتا ہے، اس میں امیرِ اہلسنت نے ایک نیک عمل توبہ کا بھی رکھا ہے۔ یعنی آپ نے ترغیب دِلائی ہے کہ گُناہ ہو یا نہ ہو، روزانہ رات کو سونے سے پہلے 2 رکعت نمازِ تَوبَہ ادا کریں، پھر سچّے دِل سے دِن بھر کے گُنَاہوں کی تَوْبَہ کر لیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): توبہ کے تقاضے پُورے کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے یہ بھی فرمایا:

فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ (پارہ:1، البقرۃ:54) | تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: تم اپنے لوگوں کو قتل کرو

یعنی اے بنی اسرائیل کے وہ لوگو! جنہوں نے بچھڑے کی پُوجا کی، شرک میں مبتلا ہوئے، توبہ کرتے ہوئے اپنی جانیں پیش کرو!

یہاں سے معلوم ہوا کہ تَوْبَہ کے تقاضے پُورے کرنا بھی ضروری ہے۔ ہمارے ہاں **تَوبَہ** کا جو مفہوم لیا جاتا ہے، وہ یہ کہ ❁ کانوں کو ہاتھ لگا لئے! ❁ گالوں پر ہلکی ہلکی چپت لگا لی اور ❁ زور زور سے 10، 12 مرتبہ کہہ لیا: **تَوبَہ! تَوبَہ!** یہ **تَوبَہ** ہو گئی۔

یہ **تَوبَہ** نہیں ہے۔ **تَوبَہ** کے تقاضے ہوتے ہیں، جیسا گُناہ ہو، اس کی **تَوبَہ** بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ دیکھئے! بنی اسرائیل نے شِرک کیا، مُرتَد ہو گئے تھے، یعنی مسلمان ہونے کے بعد کفر کا رستہ اختیار کیا، اس جُرم کی سزا قتل ہے، لِہٰذا انہیں کہا گیا: اپنی جانیں قتل کرواؤ! اس

توبہ کا تقاضا پُورا کرو! تب تمہاری بخشش ہو گی۔ پتا چلا؛ جیسا گُناہ ہو، اُس کی توبہ بھی ویسی ہی ہوتی ہے، اس کے تقاضے بھی پُورے کرنے ہوتے ہیں۔

تَوبہ کی شرائط

تَوبہ کی شرطیں 3 ہیں: (1): **گُناہ چھوڑنا** کہ جس گُناہ سے تَوبہ کر رہے ہیں، وہ گُناہ چھوڑ چکے ہوں، گُناہ چھوڑے بغیر زبان سے **تَوبہ، تَوبہ** کہتے رہنے کو حدیثِ پاک میں مذاق کہا گیا ہے[1] (2): **شرمندگی** (یعنی جو گُناہ ہوا، اس پر شرمندگی ہو) (3): **پکّا اِرادہ** کہ آیندہ یہ گُناہ نہیں کروں گا۔[2]

یہ 3 شرطیں پُوری ہوں گی، تو سچّی تَوبہ کہلائے گی۔ پھر ہر گُناہ سے توبہ کے الگ الگ تقاضے بھی ہوتے ہیں، مثلاً ❁ نماز نہ پڑھنے کے گُناہ سے تَوبہ کی، ضروری ہے کہ چُھوٹی ہوئی نمازیں قضا بھی کریں ❁ روزے نہ رکھنے کے گُناہ سے توبہ کی، ضروری ہے کہ جتنے روزے نہیں رکھے، ان کی قضا کر لیں ❁ یُونہی کسی کا دِل دُکھایا ہو تو اس سے مُعَافِی مانگنا بھی ضروری ہے ❁ والدین کو ستایا ہو تو ان کو راضِی کرنا بھی ضروری ہے ❁ کسی کی رقم دبائی ہو تو وہ رقم لوٹانا ضروری ہے ❁ سُودِی لَین دَین سے تَوبَہ کرنی ہو تو جس کی رقم سُود کی مد میں لی ہے، وہ اسے لوٹانا ضروری ہے۔

اب آپ کہیں گے: یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ جی ہاں! مشکل ہے۔ جنّت میں جانا ہے، جہنّم سے بچنا ہے، عذاب سے چھٹکارا پانا ہے تو کچھ تو مشکل اُٹھانی ہی پڑے گی، بنی اسرائیل کو دیکھئے! انہیں کہا گیا: اپنی جانیں قربان کرو! **روایات میں ہے:** حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب التوبۃ، جلد: 3، صفحہ: 404، حدیث: 85 خلاصۃً۔

2 ...ریاض الصالحین، باب التوبۃ، صفحہ: 5۔

السَّلَام نے فرمایا: مُجرِم باہَر آجائیں، دو زانو بیٹھ جائیں، گھٹنے کھڑے کریں، سَر گھٹنوں پر رکھ لیں، تلوار اپنی گردن پر لیں، اگر کسی نے تلوار کا وار روکا تو اس کی تَوبہ قبول نہیں ہو گی۔

مُجرِم یُوں قتل ہوئے، جو مُجرِم نہیں تھے، انہوں نے اپنے ہی عزیزوں، رشتے داروں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا،[1] 70 ہزار اسرائیلی یُوں قتل ہوئے، تب جا کر ان کی تَوبہ قبول ہوئی۔[2]

بتائیے! یہ کیا کم مشکل تھا...؟ ہم پر تو اَلْحَمْدُ لله! اللہ پاک کا بڑا کرم ہے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمارے لئے تو تَوبہ کرنا بہت ہی آسان ہے۔ بہر حال! ہم پر لازِم ہے کہ تَوبہ کرتے رہیں، اس کے تقاضے بھی پُورے کیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں گُناہوں سے مُعَافی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم۔

مجھے سچّی تَوبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا
رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی!
سَدا کیلئے ہو جا راضی خُدایا
ہمیشہ ہو لُطف و کرم یاالٰہی![3]

نیک اعمال موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: **نیک اعمال**

---

1 ... تفسیر بغوی، پارہ: 1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت: 54، جلد: 1، صفحہ: 51 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر در منثور، پارہ: 1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت: 54، جلد: 1، صفحہ: 158 خلاصۃً۔
3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 110 ملتقطًا۔

(Naik Amal) اس اپیلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لئے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ❀ اس کو 6 مختلف زبانوں ❀ انگریزی ❀ اردو ❀ ہندی ❀ بنگلہ ❀ گجراتی اور ❀ سندھی میں استعمال کیا جاسکتا ہے ❀ اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ❀ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، اس کے مُطَابِق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: اکیلے نماز پڑھتے ہوئے اُونچی آواز سے تِلاوت کرنا اَفْضَل ہے

وضاحت: یہ ایک فضیلت کی بات ہے، ہمیں اَفْضَل پر عَمَل کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ ہم رات کو اکیلے نماز پڑھتے ہیں، بعض اَوْقات وِتْر تنہائی میں پڑھتے ہیں، اگر کبھی جماعت رہ جائے تو اکیلے ہی نماز پڑھی جاتی ہے۔ ایسی نماز جب ہم اکیلے پڑھ رہے ہوں تو آہستہ آواز میں قراءَت کرنا بھی جائِز ہے، البتہ! زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ اُونچی آواز سے تِلاوت کریں۔ اس میں قاعِدہ یہ ہے کہ ہر وہ رکعت جس میں اِمام پر آہستہ تِلاوت کرنا واجِب ہے، اکیلے نماز پڑھتے ہوئے بھی اُس رَکعت میں آہستہ ہی تِلاوت واجِب ہے۔ اور ہر وہ رکعت جس میں امام پر بلند آواز سے تِلاوت واجِب ہے، اکیلے نماز پڑھتے

ہوئے اس رکعت میں اُونچی آواز سے بھی تِلاوت کر سکتے ہیں۔ مثلاً ظہر عصر کی نماز اگر اکیلے پڑھیں تو اُونچی آواز سے تِلاوت نہیں کریں گے۔ وِتْر اکیلے پڑھیں تو ان میں اُونچی آواز سے تِلاوت کر سکتے ہیں اور اَفْضَل بھی یہی ہے۔ ہمیں یہ اَفْضَل کام اپنانا چاہئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں ملیں گی۔

نوٹ: یُوں اگر اُونچی آواز سے تِلاوت کریں تو 2 باتوں کا خیال رکھیں: (1): بہت زیادہ اُونچی آواز نہ کریں، مُناسب آواز ہو تا کہ کوئی مشکل میں نہ آئے (2): اُونچی آواز سے تِلاوت اُسی وقت کریں جبکہ نماز ادا پڑھ رہے ہوں، قَضا نماز چُھپ کر پڑھنا ضروری ہے، لِہٰذا قضا نمازوں میں اُونچی آواز نہ کی جائے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تنگدستی کا روحانی علاج (وظیفہ)

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (اے عظمت اور بزرگی والے!)

ہر نماز کے بعد 100 بار یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ کر حلال رَوْزگار کے لئے دُعا کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! رِزقِ حلال ملے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...دارالافتاء اہلسنت، ریفرنس نمبر: NOR.12519۔

2 ...چڑیا اور اندھا سانپ، صفحہ: 25۔